

رکوع سے سجدے میں

جانے کی کیفیت

تحریر

ابو عدنان محمد منیر قمر

ترجمان سہریم کورٹ الخبر

رداعیہ متعاون اسلامک سٹریٹلڈامالظہرانالخبر

(سعودی عرب)

نشر و توزیع

کتبہ کتاب و سنت، ریتان چیمہ (سیالکوٹ، پاکستان)

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

اشاعت کے دائمی حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	: رکوع سے سجدے میں جانے کی کیفیت
مؤلف	: ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
ترتیب	: آنسہ شکیلہ قمر
سال طباعت	: ۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۲ء
تعداد طباعت	: ۵۰۰۰
باہتمام	: مولانا غلام مصطفیٰ فاروق
کمپوزنگ	: جناب محمد رحمت اللہ خان، ایڈووکیٹ شاہد ستار اور مسعود سہیل

پاکستان میں ملنے کے پتے: ہندوستان میں ملنے کے پتے:

مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ ولاہور	توحید پبلیکیشنز، ایس. آر. کے. گارڈن
المکتبہ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور	بنگلور۔ فون ۶۶۵۰۶۱۸
اسلامی اکیڈمی، اردو بازار، لاہور	چارمینار بک سٹور
احمد بک کارپوریشن، راولپنڈی	چارمینار روڈ، شیواجینگر، بنگلور۔ ۱
مکتبہ علمیہ، کراچی	
نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور	

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	شمار	صفحہ نمبر	مضمون	شمار
12	دلیل سوم	15	4	پیش لفظ	1
13	تردید نظریہ اضطراب	16	5	سجدے میں جانے کی کیفیت	2
14	تردید دعوائے نسخ	17	5	پہلے ہاتھ رکھنے کے دلائل	3
16	ایک اثر فاروقی	18	5	پہلی دلیل	4
17	اُنٹ کے گھٹنے؟	19	6	تردید نظریہ ضعف	5
18	از روئے لغت	20	6	تردید نظریہ قلب و اضطراب	6
19	مشکل الآثار و شرح معانی الآثار	21	7	دوسری دلیل	7
20	کتب حدیث کی روشنی میں	22	8	تیسری دلیل	8
21	خلاصہ	23	8	چوتھی دلیل	9
22	علامہ ابن قیمؒ کی وجوہات ترجیح	24	9	پانچویں دلیل	10
22	مختلف مواقف	25	10	پہلے گھٹنے رکھنے کے دلائل	11
24	اسباب و وجوہات ترجیح	26	10	دلیل اول	12
26	ایک وضاحت	27	10	اسکی استنادی حیثیت	13
28	تراجم و تصانیف محمد منیر قمر	28	12	دلیل دوم	14



پیش لفظ

﴿إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ﴾

أَمَّا بَعْدُ!

معزز قارئین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز کے قیام اور رکوع و قومہ سے فارغ ہو کر سجدے میں جانے کی کیفیت کے سلسلہ میں اہل علم کے یہاں دورائے پائی جاتی ہیں۔

۱۔ قومہ سے سجدہ کیلئے پہلے زمین پر ہاتھ لگائیں اور پھر ساتھ ہی گھٹنے لگالیں۔

۲۔ پہلے گھٹنے زمین پر لگائیں اور پھر ہاتھ۔

احادیث رسول ﷺ اور اسوۂ نبوی ﷺ کے حوالے سے ان دونوں میں سے صحیح تر طریقہ کی تلاش کیلئے یہ رسالہ لکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ مولفہ مرتبہ اور تمام معاونین کی محنت کو شرف قبول سے نوازے اور تمام قارئین کو ”صحیح تر“ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین

ترجمان، سپریم کورٹ، انٹرنل ۱۴/۳/۱۴۲۲ھ

وداعیہ متعاون، مراکز دعوت وارشاد ۶/۶/۲۰۰۶ء

الدام، انٹرنل، الظہر ان (سعودی عرب)



سجدے میں جانے کی کیفیت

رکوع قومہ اور نکلے اذکار سے فارغ ہو کر سجدہ کیا جاتا ہے، جسکے لئے زمین پر پہلے ہاتھ پھر گھٹنے رکھنے کا طریقہ بھی مروج ہے اور پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھنے کا بھی، اور ان دونوں طریقوں میں سے از روئے دلیل کونسا انداز قوی و صحیح تر ہے، اس بات کا پتہ لگانے کیلئے دونوں کے دلائل کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ ا

پہلے ہاتھ رکھنے کے دلائل:

تو آئیے پہلے زمین پر ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھنے والوں کے دلائل دیکھیں:

پہلی دلیل:

التاریخ الکبیر للبخاری، ابوداؤد، نسائی، مشکل الآثار و شرح معانی الآثار لطحاوی، داری، دارقطنی، بیہقی، محلی ابن حزم، شرح السنہ بغوی، کتاب الاعتبار بین النسخ و المنسوخ من الآثار للحامی اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا
يَبْرُكُ الْبُعِيرُ وَيَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ
رُكْبَتَيْهِ﴾ ۲

تم میں سے جب کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے، بلکہ گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھنے چاہئیں۔

۱۔ یہ ہماری چند ریڈیائی تقاریر کا مجموعہ ہے، جو ریڈیو متحدہ عرب امارات ام القیون سے نشر کی گئی تھیں۔

۲۔ شرح السنہ بغوی ۳/۱۳۵، مسند احمد ۲/۳۸۱، الفتح الربانی للبتاء ۳/۶۷۳، ابوداؤد مع العون ۳/۷۰۳، ترمذی مع التحدیث ۲/۱۳۶۲، مشکوٰۃ بتحقیق البانی ۲/۲۸۲، الارواء للالبانی ۲/۷۸، دارقطنی ۱/۳۴۲، محلی ابن حزم ۲/۱۶۹، بیہقی ۲/۹۹۲، ۱۰۰۔

الاعتبار امام حامی ص ۷۹۔

[1] تردید نظریہ ضعف:

اس حدیث کو کثیر کبار محدثین کرام نے صحیح قرار دیا ہے جسکی تفصیل کیلئے شرح السنہ کی تحقیق از شیخ شعیب الأرنؤوط (۳/۱۳۵)، زاد المعاد کی تحقیق از شیخ شعیب الأرنؤوط و شیخ عبد القادر الأرنؤوط (۱/۲۲۳)، ارواء الغلیل از شیخ البانی (۲/۷۸)، شرح المواہب زرقاتی (۷/۳۲۰)، مکافی الارواء (۲/۷۸) و تحقیق الاحسان (۵/۲۴۰)، المجموع شرح المہذب امام نووی (۳/۳۹۴) دیکھیں جاسکتی ہیں۔ علامہ عبدالرحمن مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے یا کم از کم حسن لزاتہ ہے، اور اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔ ۳

اور حافظ عبدالحق اشبیلی کی الاحکام الکبریٰ سے نقل کیا گیا ہے کہ انھوں نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، جبکہ ان کی دوسری کتاب ”کتاب التوحید“ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث اُس حدیث سے سند کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے، جس میں کہ گھٹنے پہلے رکھنے کا ذکر آیا ہے۔ ۴

[2] تردید نظریہ قلب واضطراب:

البتہ امام ابن قیمؒ نے کہا ہے کہ اس حدیث میں قلب متن واضطراب پایا جاتا ہے کہ دراصل حدیث یوں تھی:

﴿وَلْيَضَعْ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ﴾ اسے چاہئے کہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے۔

اور مختلف روایات میں اس کے الگ الگ الفاظ آئے ہیں اور اس سلسلہ میں جو گفتگو انہوں نے زاد المعاد میں کی ہے، وہ جلد اول کے صفحہ ۲۲۳ سے لیکر ۲۳۱ تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس پر زاد المعاد کے محققین شیخ شعیب و عبد القادر نے تحقیق زاد المعاد میں (۱/۲۲۳-۲۳۰) میں شیخ احمد شاہ نے تحقیق

۳ تحفۃ الاحوذی علامہ عبدالرحمن مبارکپوری ۲/۱۳۸

۴ بحوالہ صفحہ الصلوٰۃ للابانی ص ۸۱ و الارواء ۷۸/۷، مشکوٰۃ ۱۶/۲۸۲۔

ترمذی (۱/۵۸-۵۹) میں، علامہ عبدالرحمن مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی (۲/۱۳۸-۱۳۹) میں اور علامہ البانی نے صفۃ الصلوٰۃ صفحہ ۸۲ پر مختصراً اور ارواء الغلیل (۲/۵۷-۱۸۰) میں اور الصغیۃ (۲/۳۲۸-۳۳۲) میں مفصل تعاقب کیا ہے، اور علامہ ابن قیم کے اس نظریہ قلب واضطراب کی سختی سے تردید کی ہے، اور دلائل بھی ذکر کئے ہیں جنکی تفصیلات متعلقہ، مذکورہ مقامات پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

دوسری دلیل:

پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھنے کی دوسری دلیل صحیح بخاری شریف میں تعلیقاً اور موقوفاً علی ابن عمر رضی اللہ عنہم اور صحیح ابن خزیمہ و دارقطنی، بیہقی، معانی الآثار طحاری و کتاب الاعتبار حازمی اور مستدرک حاکم میں موصولاً اور مرفوعاً مروی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت نافع بیان فرماتے ہیں:

﴿كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكُوتِهِ﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما گھٹنوں سے پہلے ہاتھ (زمین) پر رکھا کرتے تھے۔ ۵

اور دیگر کتب میں مرفوعاً یوں ہے حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرماتے ہیں:

﴿أَنَّهُ، كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكُوتِهِ وَقَالَ: وَه (ابن عمر رضی اللہ عنہما) گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ ۶

اس حدیث کو امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ذہبی نے تلخیص المستدرک میں انکی بات پر موافقت کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے بلوغ المرام میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے، اور فتح الباری میں گھٹنے

۵۔ بخاری مع الفتح ۲۹۰۲۔ ۶۔ بخاری ۲۹۰۲، ابن خزیمہ ۳۱۹/۱ و صحیح لئالبانی، بیہقی ۱۰۰/۲،

دارقطنی ۳۳۴/۱، الضعیف لئالبانی ۳۳۱/۲، الاعتبار ص ۷۹، بلوغ المرام حافظ ابن حجر عسقلانی ۱۸۶/۱/۱ مع سبل السلام۔

پہلے رکھنے والی حدیث پر ترجیح دی ہے اور محدث البانی نے ارواء الغلیل اور صحیح ابن خزیمہ پر اپنی تعلیقات میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ۷

تیسری دلیل:

امام حاکم نے مستدرک میں کہا ہے: اس مسئلہ میں میرا دل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی اس حدیث کی طرف زیادہ مائل ہے، جس میں پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے زمین پر لگانے کا ذکر ہے اور یہ اسلئے کہ اس کی تائید میں صحابہ و تابعین سے مروی آثار بکثرت ہیں۔ ۸

چوتھی دلیل:

سنن کبریٰ بیہقی میں ایک روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الطاظ میں مرفوعاً مروی ہے:

﴿إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ﴾ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی الجمل ولْيَضَعْ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ﴿۹﴾

طرح نہ بیٹھے، بلکہ اسے چاہیئے کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔

امام بیہقی نے اسے روایت کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اگر یہ محفوظ ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سجدہ جاتے وقت پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے زمین پر رکھے جائیں۔ امام بیہقی نے یہ محض اپنے خدشہ کا اظہار فرمایا ہے، جبکہ اس مفہوم کی حدیث ہم ذکر کر آئے ہیں، جسے کبار محدثین نے محفوظ صحیح اور رائج قرار دیا ہے۔ لہذا اس روایت سے استدلال نہیں تو استشہاد میں مضائقہ نہیں ہے۔

۷ تحقیق ابن خذیمہ ۳۱۸/۱، مستدرک حاکم و تلخیص الذہبی ۲۲۶/۱ قدیم و ۳۴۹/۱ جدید، ارواء الغلیل ۷۷۲/۱، بلوغ المرام ۱۸۶/۱، فتح الباری ابن حجر ۲۹۱/۲۔

۸ حوالہ سابقہ

۹ بیہقی ۲۰۷/۲ و زاد المعاد ابن قیم ۲۳۰/۱

پانچویں دلیل:

امام اوزاعیؒ نے فرمایا ہے:

﴿أَذْرَكْتُ النَّاسَ يَضَعُونَ أَيْدِيَهُمْ قَبْلَ رُكْبِهِمْ وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ حَدِيثٌ﴾
میں نے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو پایا ہے کہ وہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھتے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اس معاملہ میں ایک حدیث بھی مروی ہے۔

غرض امام مالک اور اوزاعیؒ کا یہی مسلک ہے کہ سجدہ جاتے وقت پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جائیں اور پھر گھٹنے۔ امام ابن الجوزی نے التحقیق میں اور امام ابن قدامہ نے المغنی میں امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی مسلک بتایا ہے، اگرچہ ان سے دوسری روایت بھی ملتی ہے۔ علامہ ابن حزم بھی اسی کے قائل تھے اور ابن ابی داؤد کے بقول تمام اہلحدیث و محدثین کا بھی یہی مسلک ہے، جیسا کہ علامہ ابن قیم نے زاد المعاد جلد اول صفحہ ۲۳۰ پر، ابن حزم نے المحلی جلد دوم جزء چہارم صفحہ ۱۲۹ پر، امام بغوی نے شرح السنہ جلد سوم صفحہ ۱۳۴ پر، حافظ ابن حجر نے فتح الباری جلد دوم صفحہ ۲۹۱ پر، علامہ عبد الرحمن مبارکپوری نے تحفۃ الأئمة جلد دوم صفحہ ۱۳۵ پر، علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے عون المعبود جلد سوم صفحہ ۱۷۱ پر، امام شوکانی نے نیل الاوطار جلد اول جزء دوم صفحہ ۲۵۳-۲۵۴ پر امام حازمی نے کتاب الاعتبار صفحہ ۸۰ پر اور ابن قدامہ نے المغنی جلد اول صفحہ ۵۱۴ پر تفصیل ذکر کی ہے۔ اور امام ابوداؤد کے بیٹے نے اسے ہی اہل مدینہ کا مذہب قرار دیا ہے۔

۱۰۔ للاعتبار ص ۸۰ نقلہ عن ابن المنذر روزاد المعاد ۲۳۰، مسائل الامام المروزی (۱/۲۷۱) کما فی صفۃ الصلوۃ

ص ۸۱ و صحیحہ۔

۱۱۔ نیل الاوطار امام شوکانی ۲/۲۵۵۔

پہلے گھٹنے رکھنے کے دلائل:

اور اب باری ہے اس سلسلہ میں دوسرے مسلک یعنی سجدہ جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھنے کے دلائل کی، چنانچہ اس نظریہ کے قائلین بھی بعض احادیث سے استدلال کرتے ہیں مثلاً:

دلیل اول:

انکی پہلی دلیل وہ حدیث ہے جو سنن اربعہ و دارمی، دارقطنی و بیہقی، ابن خزیمہ و ابن حبان، شرح السنہ بغوی اور کتاب الاعتبار حازی میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسمیں وہ فرماتے ہیں:

﴿رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ﴾ ۱۲

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھتے اور جب اٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے۔

اسکی استنادی حیثیت:

اس حدیث کو روایت کرنے بعد خود امام دارقطنی، ترمذی، بیہقی اور حازی نے اسکی شدید جرح کی ہے اور اسکے مرفوعاً و موصولاً صحیح ہونے پر کلام کیا ہے اور امام حازی نے امام طحاوی اور دیگر متقدمین حفاظ کی طرف بھی اسی جرح کو منسوب کیا ہے اور حافظ ابن حجر نے بھی ذکر کئے گئے حفاظ کے علاوہ ابن ابی داؤد سے بھی جرح نقل کی ہے۔ ۱۳

علامہ عظیم آبادی و مبارکپوری نے اپنی شروح سنن میں اور شیخ شعیب و عبدالقادر ارناؤوط نے تحقیق زاد المعاد میں (۱/۲۲۳) یہ جرحیں نقل کی ہیں۔ امام شوکانی نے ان حفاظ کے علاوہ امام نسائی سے

۱۲ ابوداؤد ۶۸/۳۵۲، ترمذی ۱۳۴۲، شرح السنہ ۱۳۳/۳، بیہقی ۹۸/۲، ابن حبان ۱۱۳۲، الموار، الضعیفہ للالبانی

۱۳ ۳۲۹/۲، الإرواء ۵۲/۷، التلخیص ابن حجر ۲۵۴/۱، دارقطنی ۳۲۵/۱، الإختیار ۸۰۔

۱۳ متعلقہ حوالہ جات سابقہ۔

بھی اس روایت کی سند پر جرح نقل کی ہے۔ ۱۴۔

اور دورِ حاضر کے معروف محدث علامہ البانی نے اس روایت کو تحقیق مشکوٰۃ (۲۸۲/۱)، ارواء

الغلیل ۵/۲-۷ اور الاحادیث الضعیفہ (۲/۳۲۸-۳۳۲) میں ضعیف قرار دیا ہے۔

شرح السنہ بغوی کی تحقیق میں شیخ شعیب نے اسکے دو اور طرق بھی بتائے ہیں، جن میں سے

ایک ابوداؤد میں محمد بن حجاجہ عن عبد الجبار بن وائل عن أبیہ والاطریق ہے، جبکہ

عبد الجبار کے اپنے والد سے سماع کی خود ہی نفی بھی کی ہے۔ اور آگے چل کر ”تنبیہ“ کے زیر عنوان

لکھا ہے کہ موارد الظمان فی زوائد ابن حبان میں اسرائیل بن برنس کے طریق سے بھی یہ

حدیث مروی ہے اور اگر یہ اسرائیل شریک سے متحرف نہ ہو تو پھر یہ شریک کیلئے اچھی متابعت ہے، اور

اسکی سند صحیح ہے، جبکہ حفاظ میں سے کسی نے اس طرف توجہ نہیں دلائی، سوائے ملا علی قاری کے، انھوں

نے المرقاة شرح مشکوٰۃ میں ابن حجر پیشی سے نقل کیا ہے کہ اس حدیث کے دو طریق اور بھی ہیں اور انکی

مراد شاید یہی ابوداؤد اور ابن حبان والے دونوں طریق ہوں۔ ۱۵۔

لیکن شیخ البانی نے ملا علی قاری کی اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

﴿وَلَا تَغْتَرَّ لِمَا حَكَاهُ الشَّيْخُ الْقَارِيُّ﴾ علامہ ملا علی قاری نے ابن حجر فقیہ سے جو نقل

عَنِ ابْنِ حَجَرٍ الْفَقِيهِ: أَنَّ لَهُ طَرِيقَيْنِ کیا ہے کہ اسکے دو اور بھی طریق ہیں؛ اس سے

آخَرَيْنِ فَإِنَّهُ مِنْ أَوْهَامِهِ ﴿۱۶﴾ دھوکے میں نہیں آنا چاہیے، کیونکہ یہ انکے اوہام

(وہموں) میں سے ہے۔

۱۴ النیل ۲۵۳/۲۔

۱۵ تحقیق شرح السنہ ۱۳۳/۳-۱۳۴۔

۱۶ تحقیق مشکوٰۃ ۲۸۲/۱۔

اور مواردالظمان (صفحہ ۱۳۲، حدیث ۲۸۷) کی سند میں اسرائیل واقعی متحرف ہے کیونکہ اصل ابن حبان میں یہاں شریک ہے۔ ۷۱۔ جو کہ ضعیف ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ روایت ضعیف ہے، درجہ صحت و حسن کو نہیں پہنچتی۔ اگرچہ ابن حبان وابن خزیمہ اور ابن سلک وغیرہ نے اسکی تصحیح کی ہے۔

دلیل دوم:

اسی مفہوم کی ایک روایت ابن ماجہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس میں ہے:

﴿كَانَ يَخْرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَتَكَبَّرُ﴾ ۱۸ آپ گھٹنوں کے بل نیچے جاتے تھے اور ٹیک نہیں لیتے تھے۔

اس روایت کی سند میں کئی راویوں کے مجہول ہونے کی وجہ سے امام ابن المدینی اور بعض دیگر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، جیسا کہ لسان المیزان، میزان الاعتدال اور التقریب وغیرہ کتب رجال اور نقد و جرح میں معاذ بن محمد اور محمد بن معاذ کے تراجم میں مذکور ہے۔ ۱۹۔

دلیل سوم:

سنن دارقطنی و بیہقی، مستدرک حاکم و محلی ابن حزم، الاحادیث المختارہ للضیاء المقدسی اور الاعتبار حازمی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

۷۱۔ دیکھئے الاحسان ۲۳۷/۵، حدیث: ۱۹۱۲ تحقیق الارناؤوط

۱۸۔ ابن حبان ص ۱۱۳۳ الموارد

۱۹۔ بحوالہ الضعیفہ ۲/۳۲۸

اس حدیث کو روایت کر کے خود امام دارقطنی بیہقی نے اسکی سند و متن پر تنقید کی ہے اور امام بیہقی، ابن قیم اور ابن حجر نے اسکی سند کے ایک راوی العلا بن اسماعیل کو مجہول قرار دیا ہے جیسا کہ زاد المعاد اور التلخیص الجیر میں ہے۔ ۲۱

اور ابن ابی حاتم نے اپنے والد امام ابو حاتم سے العلل میں نقل کیا ہے کہ انھوں نے اس حدیث کو ”مکثر“ قرار دیا ہے۔ ۲۲

[3] تردید نظریہ اضطراب:

مصنف ابن ابی شیبہ، بیہقی، سنن اثرم اور معانی الآثار طحاوی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

﴿إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَبْدَأْ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلُ يَدَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ كَبْرُوكِ الْفَحْلِ﴾ ۲۳
تم میں سے جب کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کے بل بیٹھے، اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

۲۰ دارقطنی ۳۴۵/۱، بیہقی ۹۹/۲، الاعتبار ص ۸۰، مجلی ۱۲۹۴/۲، مستدرک حاکم ۲۲۶/۱، قدیم ۳۴۹، جدید، الاحادیث المختارہ

لضیاء المقدسی، زاد المعاد ۲۲۸

۲۱ زاد المعاد ۲۲۹/۱، التلخیص ۲۵۴/۱

۲۲ العلل ابن ابی حاتم ۱۸۸، بحوالہ زاد المعاد ۲۲۹/۱ والضعیفہ ۳۳۱/۲

۲۳ مصنف ابن ابی شیبہ ۲۹۴، بیہقی ۱۰۰/۲، زاد المعاد ۲۲۶/۱-۲۲۷، ارواء الغلیل للالبانی ۶۹/۲

جبکہ اسکی سند میں عبداللہ بن سعید المقبری متروک وضعیف راوی ہے جیسا کہ محققین زاد المعاد نے لکھا ہے۔ اور امام بخاری، دارقطنی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید اور فلاس سے علامہ مبارکپوری نے اس راوی کا منکر الحدیث، متروک و ذاہب الحدیث، غیر ثقہ وضعیف ہونا نقل کیا ہے۔ ۲۴

امام بیہقی نے اسے روایت کر کے خود اسکی سند کو وضعیف کہا ہے۔ ۲۵

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں انکی اس معاملہ میں متابعت کی ہے۔ ۲۶

شیخ البانی نے اسے باطل قرار دیا ہے۔ ۲۷

لہذا یہ روایت اس لائق نہیں کہ اسکی وجہ سے حدیث اول کو مضطرب کہا جاسکے جیسا کہ علامہ ابن قیم اور بعض دیگر حضرات نے کہا ہے۔

[4] تردید دعوائے نسخ:

امام ابن خزیمہ نے دونوں طرح کی احادیث میں ضعف و قوت کی بناء پر ترجیح کا انداز اپنانے کی بجائے ہاتھوں کو پہلے زمین پر رکھنے کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اس پر دلیل میں انھوں نے اور امام بیہقی نے وہ حدیث بیان کی ہے جو کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں ہے:

﴿كُنَّا نَضَعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ فَأَمْرٌ بِرُكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ﴾ ۲۸
ہم گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھتے تھے، پھر یہ حکم ہوا کہ ہاتھوں سے پہلے گھٹے رکھیں۔

۲۴ تحفۃ الاخوان ۱۳۸/۲

۲۵ حوالہ سابقہ

۲۶ فتح الباری ۲۹۱/۲

۲۷ الإرداء أيضاً

۲۸ ابن خزيمة ۳۱۹/۱، بیہقی ۱۰۰/۲

یہ حدیث اگر صحیح ہوتی تو بقول حافظ ابن حجر واقعی جانبین کے درمیان فیصلہ کن ثابت ہوتی، لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ انتہائی ضعیف ہے۔ ۲۹

امام بیہقی اسے روایت کر کے کہتے ہیں کہ یہ حدیث تو اس طرح وارد ہوئی ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت دوران رکوع ”تطبیق“ کے منسوخ ہونے کی ہے۔ ۳۰ تو گویا امام بیہقی نے اس حدیث میں نسخ کے ذکر کو رواۃ میں سے کسی کی خطا پر محمول کیا ہے اور امام حازمی نے بھی کتاب الاعتبار میں نسخ تطبیق والی حدیث کو ہی محفوظ قرار دیا ہے اور اس حدیث کو شاید متکلم فیہ۔ ۳۱

امام نووی نے المجموع میں اسے ضعیف قرار دیا ہے اور امام بیہقی کا اسے ضعیف کہنا بھی ذکر کیا ہے۔ اسکے ایک راوی یحییٰ بن سلمہ کو باتفاق حفاظ ضعیف کہا ہے۔ ابو حاتم سے اسکا منکر الحدیث ہونا نقل کیا ہے اور امام بخاری سے نقل کیا ہے کہ اسکی بیان کردہ احادیث میں منکر احادیث بھی ہیں۔ ۳۲ علامہ ابن قیم نے تہذیب معالم السنن اور زاد المعاد میں لکھا ہے کہ بعض رواۃ سے غلطی ہوئی اور وَضَعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ کی بجائے اس سے وَضَعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ ہو گیا۔ اور اسے ہی معروف قرار دیا ہے کہ نسخ کا تعلق رکوع میں تطبیق سے ہے، اس مسئلہ زیر بحث سے نہیں۔ ۳۳ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ یہ روایت بیان کرنے میں ابراہیم بن اسماعیل اور انکے والد اسماعیل بن یحییٰ بن سلمہ منفرد ہیں اور وہ دونوں ضعیف ہیں۔ ۳۴ اور اپنی دوسری کتاب التقریب میں انھوں نے ابراہیم کو ضعیف، اور اسماعیل و یحییٰ کو متروک

۳۰ حوالہ سابقہ

۲۹ الفتح ایضاً

۳۱ الاعتبار ص ۸۰

۳۲ تہذیب معالم السنن لابن قیم علی عون المعبود ۳/۷۳-۷۴، زاد المعاد ۱/۲۲۷

۳۳ فتح الباری ۲/۲۳۱

قرار دیا ہے۔ ۳۵

علامہ البانی نے تعلیقات ابن خزیمہ میں اس حدیث کو سخت ضعیف قرار دیا ہے۔ ۳۶
تحقیق شرح السنہ میں شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی امام بخاری، ابن معین اور نسائی سے اسکی
تضعیف اور ابن قیم سے اسکے متن میں قلب و تغیر کی بات نقل کی ہے۔ ۳۷
اس ساری تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اس حدیث کا فیصلہ کن ثابت ہونا تو درکنار یہ تو
سخت ضعیف ہونے کی وجہ سے ناقابل استدلال ہے۔

ایک اثر فاروقی:

اس سلسلہ میں ایک اثر فاروقی مصنف عبدالرزاق اور معانی الآثار طحاوی میں ہے، جسمیں اسود
اور علقمہ کہتے ہیں:

﴿حَفِظْنَا عَنْ عُمَرَ فِي صَلَاتِهِ خَوْفًا بَعْدَ رُكُوعِهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَمَا يَخْرُجُ الْبُعِيرُ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ﴾ ۳۸
ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز سے یہ یاد ہے کہ وہ
رکوع کے بعد گھٹنوں کے بل بیٹھتے تھے جیسے کہ اونٹ
بیٹھتا ہے۔ وہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھتے تھے۔

امام طحاوی نے اس اثر کی سند صحیح قرار دیا ہے اور شیخ البانی نے سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ میں
انکی تصحیح نقل کی ہے اور اس پر کوئی تعاقب نہیں کیا بلکہ اسکے ایک راوی اعمش کی تحدیث کی صراحت
کر کے انکی تائید و موافقت کی ہے۔ ۳۹

۳۵ التقریب لابن حجر ص ۱۹، ۴۶، ۵۴۹

۳۶ حوالہ سابقہ و تحقیق ابن خذیمہ ۳۱۹/۱

۳۷ تحقیق شرح السنہ ۱۳۵/۳

۳۸ طحاوی ۱/۱۵۱، حوالہ الضعیفہ ۱۳۳/۲ و مصنف عبدالرزاق ۱۶۹/۲ تحقیق الاعظمی

۳۹ حوالہ سابقہ

[5] اونٹ کے گھٹنے؟

مدرسہ رحمانہ لاہور۔

زمیں پر گھٹنے پہلے نہیں رکھنے چاہئیں کیونکہ اس سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ۴۲
جیسا کہ اس مفہوم کی بعض احادیث ذکر کی جا چکی ہیں۔ علامہ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں اس کا
انکار کیا ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اگلی ٹانگوں میں ہوں اور لکھا ہے کہ یہ بات اہل لغت کے علم میں بھی نہیں
ہے۔ ۴۳

جبکہ ان کی یہ بات ایک تسامح ہے اور زاد المعاد کے محققین کے علاوہ کثیر کبار اہل علم نے اس پر انکا
تعاقب وارد کیا ہے اور چونکہ اس معنی کی حدیث سے جانبین نے ہی استدلال کیا ہے، لہذا مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ اونٹ کے گھٹنوں کے بارے میں کچھ تحقیقی جائزہ پیش کر دیا جائے جس سے پتہ چل
سکے کہ اس معاملہ میں کونسی جانب مبنی برحق ہے اور کس طرف خطا ہے؟

از روئے لغت:

علامہ ابن قیمؒ نے تو زاد المعاد میں کہہ دیا ہے کہ اونٹ کے گھٹنوں کا اسکی اگلی ٹانگوں میں ہونا لغتِ عربی
کے ماہرین کے یہاں بھی معروف و متعارف نہیں ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عرب اہل لغت کے یہاں
یہ بات ملتی ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اسکی اگلی ٹانگوں میں ہی ہوتے ہیں پچھلی میں نہیں۔ چنانچہ لغت کی
میں ضخیم جلدوں پر مشتمل کتاب لسان العرب میں ابن المنصور افریقی نے مادہ ”رکب“ میں لکھا ہے:
﴿وَرُكْبَةُ الْبَعِيرِ فِي يَدِهِ.....﴾ اونٹ کا گھٹنا اسکی اگلی ٹانگوں میں ہوتا ہے، بلکہ ہر

وَكُلُّ ذِي أَرْبَعٍ رُكْبَتَاهُ فِي يَدَيْهِ ۴۴ چوپائے کے گھٹنے اسکی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔

اہل لغت میں سے صاحب لسان العرب کی اس صراحت کے بعد یہ کہنا تو صحیح نہیں رہا کہ اہل

لغت کے یہاں یہ بات متعارف نہیں ہے۔

۴۲ الضعيفہ ۳۳۱/۲

۴۳ زاد المعاد ۲۲۵/۱

۴۴ لسان العرب ابن المنصور ۳۶۱/۱۲

مشکل الآثار و شرح معانی الآثار:

مشکل الآثار اور شرح معانی الآثار میں امام طحاوی نے اس حدیث کی تصحیح و تثبیت کے دوران اور اونٹ بلکہ تمام جانوروں کی اگلی ٹانگوں میں انکے گھٹنے ہونے میں کوئی استحالہ نہ ہونے کا پتہ دیتے ہوئے، اور انسان کو اس سے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

﴿لَا يَبْرُكُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِي رِجْلَيْهِ﴾ وہ گھٹنوں کے بل نہ بیٹھے جو کہ اسکی ٹانگوں میں
 كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِي ہوتے ہیں جس طرح کہ اونٹ گھٹنوں کے بل
 يَدِيهِ وَلَكِنْ يَبْدَأُ فَيَضَعُ أَوَّلًا يَدَيْهِ اللَّتَيْنِ بیٹھتا ہے جو کہ اسکی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں،
 لَيْسَ فِيهِمَا رُكْبَتَانِ، ثُمَّ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ، بلکہ پہلے ہاتھ رکھے جن میں کہ اس کے گھٹنے
 فَيَكُونُ مَا يَفْعَلُ فِي ذَلِكَ بِخِلَافِ مَا نہیں ہوتے، پھر گھٹنے رکھے اس طرح وہ بیٹھنے میں
 يَفْعَلُ الْبَعِيرُ ﴿۲۵﴾ اونٹ کے برعکس طریقہ سے بیٹھے گا۔

اور علماء احناف میں سے ہی علامہ علی قاری نے المرقاة شرح مشکوٰۃ میں حدیث حضرت ابو ہریرہ ؓ کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ میں اس بات سے روکا گیا ہے کہ کوئی شخص اونٹ کی طرح پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھے۔ اس حدیث میں اونٹ سے تشبیہ کی گئی ہے جب کہ وہ اپنے ہاتھ ہی گھٹنوں سے پہلے رکھتا ہے، کیونکہ انسان کے گھٹنے اسکی ٹانگوں میں ہوتے ہیں اور جانوروں کے گھٹنے اسکے ہاتھوں (اگلی ٹانگوں) میں ہوتے ہیں۔ پس جب کوئی پہلے گھٹنے زمین پر رکھے گا تو وہ بیٹھنے میں اونٹ سے مشابہ ہوگا۔ اور آگے وَلْيَضَعْ يَرِيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ کی شرح میں لکھا ہے کہ توبشتی نے اعتراض کیا ہے کہ: اونٹ کی طرح بیٹھنے سے کیسے روکا ہے؟ جبکہ آگے پھر ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھنے کا حکم بھی

فرمایا ہے جبکہ اونٹ اپنے ہاتھ پہلے رکھتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کے گھٹنے تو اسکی ٹانگوں میں ہوتے ہیں جبکہ چوپایوں کے گھٹنے تو انکے ہاتھ (اگلی ٹانگوں) میں ہوتے ہیں۔ ۴۶

لسان العرب میں ابن المنظور کے علاوہ ازہری نے تہذیب اللغہ (۲۱۶/۱۰) میں اور ابن سیدہ نے الحکم (۱۶/۷) میں بھی ذکر کیا ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اسکی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔ ۴۷

معروف محقق علامہ ابن حزم نے بھی الحکلی میں اسی بات کو ثابت کیا ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اسکے ہاتھوں یعنی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں نہ کہ پچھلی ٹانگوں میں۔ ۴۸

اور وہ بیٹھتے وقت گھٹنے ہی زمین پر پہلے لگاتا ہے، جبکہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح بیٹھنے سے نمازی کو منع کیا ہے اور پہلے زمین پر ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔

کتب حدیث کی روشنی میں:

اونٹ کے گھٹنوں کا اسکی اگلی ٹانگوں میں ہونا، کتب حدیث سے بھی ثابت ہے:

۱۔ امام قاسم سرسطنی نے اپنی کتاب غریب الحدیث میں صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

﴿لَا يَبْرُكُ أَحَدُ بُرُوكِ الْبُعِيرِ الشَّارِدِ﴾ تم میں سے کوئی کسی بظہرے ہوئے اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

اور امام قاسم اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ نماز میں سجدہ جانے کے بارے میں ہے کہ آدمی اپنے جسم کو یکبارگی نہ گرا دے جس طرح کہ بدکا ہوا اور غیر مطمئن اونٹ کرتا ہے، بلکہ اطمینان کے ساتھ بیٹھے۔ پہلے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور پھر دونوں گھٹنے۔ اور اس

سلسلہ میں ہی ایک مرفوع و مفتر حدیث بھی ہے۔ اور انہوں نے آگے اس موضوع کے شروع میں بیان کی گئی پہلی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی وارد کی ہے۔ ۴۹

۲۔ اسی طرح ہی وہ اثر فاروقی بھی ہے جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں لہذا اسے یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں آسکتی بھی واضح طور پر یہ بات آگئی ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اسکی اگلی ٹانگوں میں ہی ہوتے ہیں نہ کہ پچھلی ٹانگوں میں۔

۳۔ اور ان دو آثار پر مستزاد صحیح بخاری شریف اور دیگر کتب کی وہ حدیث بھی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے وہ گھوڑا لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے اور دیکھ بھی لیا، لیکن جب قریب پہنچے تو انکا گھوڑا معجزاتی طور پر گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ اس حدیث میں حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں:

﴿سَاحَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ﴾ ۵۰
زمین میں دھنس گئیں۔

بخاری میں معروف صحابی کے ان الفاظ سے بھی معلوم ہوا کہ اونٹ اور دیگر چوپایوں کے گھٹنے اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔

خلاصہ:

اس ساری بحث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی پہلی حدیث کا جزء اول جزء ثانی کے مخالف نہیں ہے بلکہ اس طرح ہی صحیح ہے کہ نمازی اونٹ کی طرح اپنے گھٹنے زمین پر پہلے نہ رکھے بلکہ ہاتھ پہلے رکھے کیونکہ اونٹ کی طرح گھٹنے پہلے رکھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے

۴۹ تحقیق زاد المعاد ۲۲۵/۱ نقل عن غریب الحدیث للامام السرقسطی ۲/۷۰ و صحاح وصفۃ الصلوۃ ص ۸۲

۵۰ بخاری مع الفتح و تہذیب الاحوذی ۲/۱۳۹

جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں آیا ہے۔

علامہ ابن قیم کی وجوہات ترجیح:

علامہ ابن قیم نے تہذیب معالم السنن اور زاد المعاد میں گھٹنے پہلے رکھنے کو رائج قرار دینے کیلئے دس (۱۰) وجوہات ترجیح بیان کی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی پہلی حدیث مقلوب ① و مضطرب ② اور منسوخ ③ و متکلم ④ فیہ ہے، جبکہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ والی حدیث پر اکثر کا عمل ⑤ ہے، اسکے بعض ⑥ شواہد ہیں، بعض ⑦ صحابہ کے آثار اسکے موافق ہیں، اسمیں ⑧ حکایتِ فعل ہے اور اس میں واردہ افعال ⑨ دوسری روایات سے بھی ثابت ہیں اور وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُونٹ کی طرح بیٹھنے سے ممانعت ⑩ والی حدیث کے موافق بھی ہے۔ ۵۱

جب کہ موصوف کے اس موقف پر تعاقب کرتے ہوئے محققین زاد المعاد نے لکھا ہے کہ مصنف نے جس جانب کو رائج قرار دیا ہے، وہ صحیح نہیں بلکہ رائج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے، اور اسکے اسباب و وجوہات بھی انھوں نے تحقیق و تعلیقات میں ذکر کئے ہیں۔ ۵۲

مختلف مواقف:

۱۔ امام نووی نے المجموع میں دونوں طرح کے دلائل ذکر کر کے لکھا ہے کہ مجھ پر کسی جانب کی ترجیح ظاہر نہیں ہو سکی۔ ۵۳

۲۔ امام شوکانی نے نیل الاوطار میں تمام تفصیلات ذکر کر کے اس مسئلہ کو معارک الانظار اور مضائق

۵۱ مختصر از زاد المعاد ۲۳۰-۲۳۱

۵۲ تحقیق زاد المعاد ۲۲۳-۲۳۰

۵۳ المجموع و بحوالہ سابقہ

الافکار میں سے ایک قرار دے دیا ہے۔ ۵۴۔

۳۔ محقق مقبلی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مولانا محمد جونا گڑھی نے دونوں طرح کی احادیث میں جمع و تطبیق کی راہ اپنائی ہے کہ جب زمین کے قریب ہو جائیں اور گھٹنے مڑ جائیں تو ہاتھ پہلے رکھ لیں اور پھر گھٹنے، جبکہ ایک روایت میں امام مالکؒ و احمدؒ اور علامہ مقبلی و جونا گڑھی نے دونوں کو ہی برابر قرار دیا ہے چاہے کسی کو بھی اختیار کر لیں۔ ۵۵۔

جب کہ بات دراصل یوں ہے کہ یہ اُس وقت ہوتا جب دونوں طرف کی احادیث صحیح ہوتیں، لیکن یہاں ایسا نہیں ہے، ہم تفصیل بیان کر آئے ہیں کہ ہاتھ پہلے رکھنے والی احادیث صحیح ہیں اور گھٹنے پہلے رکھنے کا پتہ دینے والی روایات ضعیف ہیں۔

۴۔ اسکے باوجود جمہور اہل علم اور بقول قاضی ابوالطیب کے، عام فقہاء نے اسے ہی اختیار کیا ہے۔ ابن المنذر نے حضرت عمر فاروقؓ، ابراہیم نخعی، مسلم بن یسار، ثوری (ایک روایت میں) احمد بن حنبلؒ، شافعیؒ، اسحاق بن راہویہ اور اہل رائے احناف سے یہی مسلک نقل کیا ہے اور خود بھی اسے ہی اپنایا ہے۔ ۵۶۔

۵۔ گھٹنے پہلے رکھنے والی روایات کے ضعف کے پیش نظر اور ہاتھ پہلے رکھنے والی احادیث کے صحیح ہونے کی بنا پر امام مالکؒ، اوزائی، ایک روایت میں امام احمدؒ اور جمہور اہلحدیث و محدثین نے پہلے ہاتھ رکھنے کا مسلک اختیار کیا ہے اور امام مالکؒ نے تو یہ بھی کہا ہے:

﴿هَذِهِ الصِّفَةُ أَحْسَنُ فِي خُشُوعِ الصَّلَاةِ﴾ ۵۷۔ یہ انداز، از روئے خشوع بہت اچھا ہے۔

۵۴۔ نیل الاوطار ۲/۲۸۳، ۲/۲۸۳، ۹۹/۳۲۲

۵۵۔ النیل ایضاً و صلوة الرسول ﷺ محقق ص ۲۸۳، نقل عن "صلوة"

محمدی، تہذیب الاحوذی ۲/۱۳۶، فتح الباری ۲/۲۹۱

۵۶۔ النیل ۲/۳۲۲، زاد المعاد ۲۲۹-۲۳۰، کتاب الاعتبار حازی ص ۷۹-۸۰، تہذیب الاحوذی ۲/۱۳۵، عون المعبود ۳/۲۸

۵۷۔ فتح الباری ۲/۲۹۱

اسباب و وجوہاتِ ترجیح:

اسی آخری مسلک کے رائج ہونے کے اسباب و وجوہات بھی کئی ہیں، مثلاً:

۱. ہاتھ پہلے رکھنے کا پتہ دینے والی حدیث صحیح ہونے کے ساتھ قوی ہے اور گھٹنے پہلے رکھنے کا پتہ دینے والی حدیث ضعیف ہونے کے علاوہ فعلی ہے۔ اور تعارض کی صورت میں ترجیح قوی حدیث کو ہوا کرتی ہے، جیسا کہ وجوہ ترجیح کے ضمن میں امام حازمی نے سینتیسویں (۳۷) وجہ یہ لکھی ہے:

﴿أَنْ يَكُونَ أَحَدُ الْحَدِيثَيْنِ قَوْلًا

وَالْآخَرُ فِعْلًا، فَا لِقَوْلُ أَبْلَغُ فِي الْبَيَانِ

وَلَا أَنَّ النَّاسَ لَمْ يَخْتَلِفُوا فِي كَوْنِ قَوْلِهِ

حُجَّةً وَاخْتَلَفُوا فِي إِتِّبَاعِ فِعْلٍ لَا نَّ

الْفِعْلُ لَا يَدُلُّ بِنَفْسِهِ عَلَى شَيْ

بِخِلَافِ الْقَوْلِ فَيَكُونُ أَقْوَى ۝۵۸

قوی) ہوتی ہے۔

اور علامہ ابن الترمذی نے بھی سنن کبریٰ بیہقی کے حاشیہ الجوہر النقی میں لکھا ہے کہ ہاتھ پہلے

رکھنے کا پتہ دینے والی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث قوی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی

حدیث سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے۔ لہذا علماء اصول کے نزدیک اسے گھٹنے پہلے رکھنے کا پتہ دینے والی

حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پر ترجیح ہوگی کیونکہ اسکی دلالت فعلی ہے۔ ۵۹

اور یہاں فعلی کی قوی پر ترجیح والے اصول کی بنیاد میں کارفرما سبب بھی بیان کرتے جائیں کہ

۵۸ الاعتبار ص ۲۰ نیز دیکھئے ص ۱۸ وجہ ترجیح نمبر ۲۶

۵۹ الجوہر النقی ابن الترمذی ماوردی ۱۰۰/۱

امت کی نسبت قولی حدیث میں کسی قسم کا کوئی اشکال نہیں پایا جاتا کہ یہ عمل افراد امت کیلئے نبی ﷺ نے تجویز فرمایا ہے۔ جب کہ فعلی حدیث میں اس بات کا امکان پایا جاتا ہے کہ وہ عمل کہیں نبی ﷺ کے خصائص میں سے نہ ہو، جیسے ایک مرد کے نکاح میں زیادہ سے زیادہ چار بیویوں والی آیت اور قولی احادیث ہیں۔ اور خود نبی ﷺ کا عمل مبارک بیک وقت نواز واج مطہرات سے نکاح ہے۔ ہمارے لئے قولی واجب العمل اور یہ فعل نبی ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔ اور خصائص کے بارے میں عموماً صراحت ہوتی ہے، لیکن چونکہ کبھی صراحت نہ ہو نیکی وجہ سے کسی کام کے خصائص مصطفیٰ ﷺ میں سے ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ لہذا علماء اصول نے مستقل اصول وضع کر دیا کہ قولی حدیث رائج ہوگی اور فعلی مرجوح اور مسئلہ زیر بحث میں قولی حدیث پہلے ہاتھ رکھنے کا پتہ دیتی ہے۔

۲۔ اگر دونوں طرح کی احادیث کو صحیح مان لیا جائے (حالانکہ فی الحقیقت ایسا نہیں ہے) تو پھر بھی حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہاتھوں والی قولی حدیث کی تائید حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک دوسری صحیح حدیث سے بھی ہو جاتی ہے جو صحیح بخاری میں تعلیقاً و موقوفاً اور ابن خزیمہ و دارقطنی، سنن بیہقی و کتاب الاعتبار حازمی اور مستدرک حاکم کے حوالے سے ہم ذکر کر چکے ہیں اور امام حاکم نے اپنا رجحان ہاتھوں والے نظریہ کی طرف ظاہر کیا ہے اور اس کا سبب یہ لکھا ہے کہ اسکے بارے میں صحابہ و تابعین سے بہت ساری احادیث و آثار ملتے ہیں۔ لہذا رائج مسلک یہی ہے اور دوسری جانب اگرچہ حضرت وائل ؓ والی حدیث ہے، لیکن وہ چونکہ ضعیف ہے اور پھر حضرت انس و ابی بن کعب رضی اللہ عنہما والی روایات ہیں تو وہ ذکر کی گئی تفصیل کی رو سے اتنی ضعیف ہیں کہ پہلی کی شاہد و مؤید بننے کے قابل نہیں۔ لہذا یہ جانب مرجوح ہے۔

۳۔ ایک ہی موضوع سے متعلقہ دو طرح کی احادیث آجائیں اور اس تعارض میں ایک نفی پر مشتمل ہو اور دوسری اثبات پر، یعنی ایک میں کسی کام کو کرنے کا حکم دیا گیا ہو اور دوسری میں نہ کرنے کا، تو ایسی

صورت میں حذر و ممانعت والی حدیث رائج ہوگی، اور یہ ایک مستقل وجہ ترجیح ہے۔ مسئلہ زیر بحث میں حضرت وائل ؓ والی حدیث منہیث ہے، جبکہ حضرت ابو ہریرہ ؓ والی منہی ہے کہ اونٹ کی طرح پہلے گھٹنے زمین پر مت لگاؤ لہذا یہی رائج ہے۔ ان اور ایسی ہی دوسری وجوہات و اسباب کی بناء پر حافظ ابن حجر نے بلوغ المرام میں اسی طرح حافظ ابن سید الناس، قاضی ابوبکر ابن العربی اور علامہ ابن الترمکمانی نے بھی حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہاتھوں کو پہلے رکھنے والی حدیث کو ہی رائج قرار دیا ہے اور امام بخاری کا واضح رجحان بھی اسی طرف ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں انکی تبویب سے معلوم ہو رہا ہے۔ اور امام ابن العززی کے بقول، یہی عمل اہل مدینہ بھی ہے۔ شیخ احمد شا کر، علامہ عبدالرحمن مبارک پوری، محدث البانی، شیخ عبدالقادر رناؤ و شیخ شعیب رناؤ و نے بھی پہلے زمین پر ہاتھ رکھنے اور پھر گھٹنے لگانے والے موقف کو ہی رائج قرار دیا ہے اور اختیار کیا ہے۔ امام خطابی نے معالم السنن میں حضرت وائل ؓ والی حدیث کو رائج قرار دیا ہے۔ ۶۰۔

اور ہماری ذکر کردہ تفصیل سے انکی اس بات کا ضعف بھی واضح ہو گیا ہے۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ ۶۱۔

ایک وضاحت:

سجدہ جاتے وقت پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے؟

اس سلسلہ میں تفصیلی تحقیق ہم نے ذکر کر دی ہے، جسکی رو سے ہمارے نزدیک ہاتھوں کا زمین پر گھٹنوں سے پہلے رکھنا ہی اولیٰ ہے، لیکن یہاں اس بات کی وضاحت کر دینا مناسب لگتا ہے کہ بعض اہل

۶۰۔ معالم السنن خطابی ۱/۱۸۰، المنقحی للمجد ابن تیمیہ ۲/۳۹۹

۶۱۔ مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے بلوغ المرام مع السبل ۱/۱۸۹، الجوہر النقی ۱۰۰/۱، تحفۃ الاخوان ۲/۱۳۷-۱۳۸، بخاری مع الفتح

۲۹۰۲-۲۹۱، عون المعبود ۳/۷۷، تحقیق زاد المعاد ۲۲۳-۲۳۱، الضعیفۃ ۲/۳۳۲، الارواء ۲/۸۰،

صلوٰۃ الرسول مولانا سیالکوٹی تحقیق عبدالرؤف ص ۲۸۳-۲۸۶

علم نے جو کہا ہے کہ ان دونوں طرح کی احادیث کو یوں جمع کر لیا جائے کہ قیام سے سجدہ کی طرف اس انداز سے جھکیں کہ جیسے آپ کے گھٹنے اور ہاتھ بیک وقت ہی زمین پر جا لگیں گے، لیکن قریب ہو کر پہلے ہاتھ لگائیں اور پھر گھٹنے، اس جمع و تطبیق میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ بڑی مناسب بات ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ پہلے گھٹنے رکھنا صحیح طور پر ثابت نہیں ہو رہا اور اس میں بظاہر کچھ نشانِ کبر و نخوت سی بھی پائی جاتی ہے اور اگر کھڑے کھڑے ہی دونوں ہاتھوں کو آگے کی طرف بڑھاتے ہوئے سجدہ جانے لگیں تو یہ بھی کچھ اتنا اچھا نہیں لگتا، بلکہ ایسے محسوس ہوتا ہے، جیسے کوئی فلائی (پرواز) کرنے لگا ہو، خصوصاً اگر کوئی لا پرواہی سے آگے ہاتھ بڑھائے سجدہ جارہا ہو۔

لہذا غیر اولیٰ انداز اور بے ہنگم و غیر درست انداز کے مابین مذکورہ جمع و تطبیق سے کام لیا جائے تو اولیٰ پر عمل ہو جائے گا اور معیوب انداز سے بھی بچا جاسکے گا۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ کھڑے کھڑے ہی ہاتھوں کو آگے کی جانب نہ بڑھایا جائے اور انہیں زمین پر پہلے لگائیں اور پھر ساتھ ہی گھٹنے لگالیں۔

والله الموفق إلى سواء السبيل

تراجم وتصانیف محمد منیر قمر

تاریخ طباعت	شائع کردہ	نام کتاب
1396ھ 1976ء	بزم الہلال، جامعہ سلفیہ فیصل آباد	1 آئینہ نبوت (سیرت النبی ﷺ ایک اچھوتے انداز میں)
1396ھ 1976ء	بزم الہلال، طبع اول	2 رمضان المبارک۔
1422ھ 2001ء	مکتبہ کتاب وسنت، طبع دوم	(روحانی تربیت کا مہینہ)
1400ھ 1981ء	الحاج علی محمد سعید الباققرین، شارجہ	3 کشف الشبهات (توحید)
1401ھ 1981ء	الحاج عامر محمد سعید الباققرین، شارجہ	4 مسنون ذکر الہی (مختصر)
1981ء	الحاج عامر محمد سعید الباققرین، شارجہ	5 مناسک الحج والعمرة
1981ء	شیخ محمد صالح کندی، شارجہ	6 درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت
	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	7 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو)
1401ھ 1981ء	مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ ایروڈین	8 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (انگلش)
	یونیورسٹی	
1401ھ 1981ء	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	9 انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک
1402ھ 1982ء	ادارۃ الاسلامیہ۔ فیصل آباد	10 دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف
1401ھ 1982ء	الإدارة الإسلامية۔ فیصل آباد	11 وجوب عمل بالنسہ اور کفر منکر
1403ھ 1983ء	الإدارة الإسلامية۔ فیصل آباد	12 تین اہم اصول دین اور شروط الصلوٰۃ
1985ء	دارالافتاء۔ الریاض طبع اول	13 تین اہم اصول دین
1413ھ	المکتب التعاونی بالبدایعہ وغیرہ	۲۰۰۰ء تک (چھ ایڈیشن)
1411ھ 1991ء	روبی جیولرز۔ دبئی	14 قبولیت عمل کی شرائط (طبع اول)
1412ھ 1992ء	المہتاب انٹرپرائزز۔ قطر	(طبع دوم)
1421ھ 2001ء	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	(طبع سوم)

نام کتاب	شائع کردہ	تاریخ طباعت
15 مسنون ذکر الہی (مفصل) طبع اول	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1981ء
طبع دوم	”	1994ء
طبع سوم	”	2001ء
16 سیرت امام الانبیاء (طبع اول)	مکتبہ ابن تیمیہ۔ قطر	1992ء
17 شراب اور دیگر منشیات (طبع اول)	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1993ء
18 سوائے حرم (حج و عمرہ) .. طبع اول	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1989ء
طبع دوم	”	1995ء
19 فقہ الصلوٰۃ (جلد اول) .. طبع اول	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1990ء
20 فقہ الصلوٰۃ (جلد دوم)	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ،	1414ھ 1999ء
	سیالکوٹ	
21 فقہ الصلوٰۃ (جلد سوم) زیر کتابت	نور اسلام اکیڈمی۔ لاہور	
22 فقہ الصلوٰۃ (جلد چہارم)	زیر ترتیب	
23 رمضان المبارک واحکام روزہ	زیر کتابت	1421ھ 2000ء
24 احکام زکوٰۃ و صدقات	”	
25 جہاد اسلامی کی حقیقت	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
26 سود و رشوت	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
27 زنا کاری و فحاشی	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
28 چند اختلافی مسائل میں راہ اعتدال	”	تیار برائے طباعت
29 مقالات قمر	”	تیار برائے طباعت
30 گلدستہ نصیحت سے پچاس پھول۔	”	1421ھ 2000ء
31 پچاس سوال و فتاویٰ احکام حیض کے بارے	”	تیار برائے طباعت
32 محرّمات (حرام امور)	”	تیار برائے طباعت
33 ممنوعات (ناجائز امور)	”	تیار برائے طباعت

نام کتاب	شائع کردہ	تاریخ طباعت
34 لوط و اغلام بازی	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
35 انسداد زنا و لواطت کیلئے اسلام کی تدابیر	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
36 سورۃ فاتحہ فضیلت و مقتدی کے لئے حکم	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	تیار برائے طباعت
37 آمین۔ معنی و مفہوم، مقتدی کے لئے حکم	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
38 رفع الیدین، جائین کے دلائل کا جائزہ	”	تیار برائے طباعت
39 درود شریف۔ فضائل و احکام	نور اسلام اکیڈمی۔ لاہور	1422ھ 2001ء
40 ظہور امام مہدی، (طبع اول)	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1420ھ 2000ء
41 مسائل قربانی و عیدین	تیار برائے طباعت	
42 الامام العلما ابن باز	زیر کتابت	
43 الامام المحدث الالبانی	زیر کتابت	
44 نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع وترو تجدد	علی فواد پبلشرز لاہور، توحید پبلیکیشنز، بنگلور	1421ھ 2000ء
45 فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور ضرورت جہاد	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
46 اسیران جہاد اور مسئلہ غلامی	”	1422ھ 2001ء
47 جمعہ مبارک۔ فضائل و مسائل	مسودہ تیار برائے طباعت	
48 نماز باجماعت کا حکم	مسودہ تیار برائے طباعت	
49 مباحات و مکروہات و مفسدات نماز	مسودہ تیار برائے طباعت	
50 تفسیر سورۃ الحجرات	مسودہ تیار برائے طباعت	
51 تمباکو نوشی	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	
52 دخول جنت کے تین اسباب	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
53 انسانی جان کی قدر و قیمت اور فلسفہ جہاد	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
54 مسائل و احکام طہارت (مفصل)	مسودہ تیار برائے طباعت	

تاریخ طباعت

شائع کردہ

نام کتاب

- 55 قبروں پر مساجد یا مساجد میں قبریں اور مسودہ تیار برائے طباعت مقامات نماز
- 56 مسائل واحکام مساجد مسودہ تیار، برائے طباعت
- 57 نماز کیلئے مرد وزن کا لباس مسودہ تیار، برائے طباعت
- 58 وجوب نقاب (چہرہ کا پردہ) مسودہ تیار، برائے طباعت
- 59 اوقات نماز مسودہ تیار، برائے طباعت
- 60 مسائل واحکام آذان و اقامت مسودہ تیار، برائے طباعت
- 61 مصنوعی اعضاء کی صورت میں غسل و وضوء مسودہ تیار، برائے طباعت
- 62 ننگے سر نماز مسودہ تیار، برائے طباعت
- 63 نماز میں عدم پابندی اور تارک نماز کا حکم مسودہ تیار، برائے طباعت
- 64 غیر مسلموں سے تعلقات اور انکے جھوٹے کھانے پانی کا حکم۔ مسودہ تیار، برائے طباعت
- 65 آداب دعا (مقامات، اوقات وغیرہ) مسودہ تیار، برائے طباعت
- 66 حج مسنون (شارحہ ٹیلیویشن سے نشر کردہ پروگرام) مسودہ تیار، برائے طباعت
- 67 مسائل واحکام لباس و پردہ مسودہ تیار، برائے طباعت
- 68 زیارت مدینہ منورہ (آداب واحکام) مسودہ تیار، برائے طباعت
- 69 مختصر مسائل واحکام طہارت و نماز مسودہ تیار، برائے طباعت
- 70 عید میلاد النبی ﷺ صحیح تاریخ ولادت مصطفیٰ، جشن میلاد وفات پر مسودہ تیار، برائے طباعت
- 71 رکوع میں آکر ملنے والے کی رکعت ” ”
- 72 خطبات مسجد بنوی ﷺ ” ”
- 73 خطبات مسجد حرام ” ”

تاریخ طباعت	شائع کردہ	نام کتاب
مسودہ تیار، برائے طباعت	74	مختصر احکام و مسائل رمضان و روزہ
مسودہ تیار، برائے طباعت	75	روزہ داروں کے لئے چند ضروری نصیحتیں
مسودہ تیار، برائے طباعت	76	نماز و روزہ کی نیت
مسودہ تیار، برائے طباعت	77	رکوع سے سجدے میں جانے کی کیفیت
مسودہ تیار، برائے طباعت	78	مختصر فضائل و مسائل حج و عمرہ